مولای صل وسلم دائما ابدا　درس حدیث　علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان خانقاہِ حامدیہ چشتیہ رائیونڈ روڈ کے زیرِ انتظام ماہ نامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

حضراتِ حسنین رضی اللہ عنہما سے محبت

خوارج کی سازش، کامیابی اور ناکامی

﴿حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب قدس سرہ العزیز﴾

ترتیب و تزئین: مولانا سیّد محمود میاں صاحب

(کیسٹ نمبر ۲۹ سائیڈ بی ۸۴-۱-۲۷)

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سیّدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین امابعد!

حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت کے واقعات چل رہے تھے تو اُس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے تعلق اور محبت بہت زیادہ ثابت ہوتی ہے۔ حضرت برأ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی گدی پر سوار کر رکھا تھا اور یہ دُعا فرما رہے تھے اللّٰھم انی احبہ فاحبہ خداوند کریم میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی انھیں اپنا محبوب بنالے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی وقت دن میں نکلا فی طائفۃ من النھار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مکان کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں جا کر دریافت کیا اثم لکع کیا یہاں بچہ ہے چھوٹا بچہ کو ''لکع'' کہا جاسکتا ہے۔ یہاں بچہ ہے بچہ ہے تو مراد تھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ، ذرا سا وقفہ ہوا تھا کہ یہ دوڑتے ہوئے آئے، حتی اعتنق کل واحد منھما صاحبہ وہ آکر گلے سے چمٹ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فوراً گلے سے لگالیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰھم انی احبہ فاحبہ فاحب من یحبہ خداوند کریم میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان سے محبت رکھے تو اُسے بھی تو محبوب بنالے

ان کے حلیہ کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حسن

رضی اللہ عنہ کی بہت زیادہ مشابہت تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی فرمایا کہ کان اشبھھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت مشابہت تھی۔ جواولاد میں چلتی ہے مشابہت اس قسم کی مشابہت قدرتی طور پر تھی۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ منبر پر تشریف فرما ہیں اور حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہما ایک پہلو میں بیٹھے ہوئے ہیں وھو یقبل علی الناس مرۃ و علیہ اخری کبھی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف رخ فرماتے تھے اور کبھی انہیں دیکھتے تھے تو آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا ان ابنی ھذا سیّد میرا یہ بیٹا سردار ہوگا یعنی مسلمہ سردار جیسے ہوتے ہیں اس طرح یہ سردار ہوگا ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین شاید اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرادے اور "لعل" یعنی شاید ایسے ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں شک کے لیے نہیں ہوتا بلکہ ایک طرح کی خبر ہوتی ہے کہ ایسے ہوگا۔ چنانچہ ویسے ہی ہوا ایک لڑائی چلتی رہی اختلاف چلتا رہا حتی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہما کا دور ختم ہوا، ان کی شہادت ہوگئی اس کے بارے میں میں نے پہلے بھی بتلایا ہے ان کے حالات میں کہ ایسی صورت چلتی رہی اتنے عرصے طویل۔

قتل کا منصوبہ :

آخرکار خوارج نے ایک میٹنگ کی اور اس میں یہ طے کیا۔ کہ ان تین آدمیوں کو اگر شہید کردیا جائے تو امن ہو جائے گا۔ ایک حضرت عمرو بن العاصؓ، ایک حضرت معاویہؓ، ایک حضرت علیؓ۔ یہ میٹنگ انہوں نے حج کے موقع پر کی تھی پھر انہوں نے گروپ بنادیے گوریلوں کے کہ یہ جائیں وہاں رہیں موقع نکالیں اور حملہ کریں اور ایک ہی تاریخ مقرر تھی رمضان میں، تو محرم سے لے کر رمضان تک جو وقت ہوتا ہے اس میں آدمی جہاں چاہے جا بھی سکتا تھا اپنا ماحول بھی پیدا کر سکتا تھا موقع وغیرہ کی تلاش بھی عادتوں کا تجسس کہ کس کی کیا عادت ہے کس وقت موقع ہوسکتا ہے قاتلانہ حملے کا۔ یہ سب چیزیں ہر ایک نے پہنچ کر جانچ لیں۔ تاریخ ایک رکھی گئی تاکہ اس کے بعد پھر ایک دم انقلاب آجائے یہ لوگ شہید ہوجائیں تو پھر ہم انقلاب لے آئیں گے۔

مصر کی گورنری اور حضرت عمرو بن العاصؓ :

تو ہوا ایسے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مصر کے گورنر تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ساتھ جب انہوں نے دیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں تو انہوں نے یہ طے کیا تھا کہ مصر کی گورنری پر میں تاحیات رہوں گا انہوں نے اس بات کو مان لیا تھا۔ وہ وہاں کے گورنر تھے۔ تازہ تازہ مصر پر قبضہ کرکے گورنری حاصل کی تھی۔ وہاں یہ

(خارجی) پہنچا، اِکا دُکا قتل اور خانہ جنگی کی کیفیت اُس وقت تک جاری تھی۔

فجر کی نماز کا رمضان و غیر رمضان میں فرق :

اس زمانہ میں ایسے ہی معلوم ہوتا ہے کہ رمضان میں فجر کی نماز ہر جگہ اندھیرے میں ہو جاتی تھی سحری کھاتے ہی ہو جاتی تھی آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں صحابی فرماتے ہیں کہ میں سحری کھایا کرتا تھا اور پھر میں جلدی سے جاتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاتا۔ سحری کے فوراً بعد رمضان المبارک میں نماز پڑھ لینے میں زیادہ اجر ہے کیونکہ اس میں نمازی زیادہ ہو جائیں گے اور رمضان کے علاوہ فجر کی نماز دیر سے پڑھنے میں زیادہ اجر ہے کہ اس میں نمازی زیادہ ہو سکتے ہیں تو اسفار افضل ہے یہی حنفی مسلک ہے تو حضرت عمرو بن العاص بھی اندھیرے کا وقت ہوتا تھا تو نماز فجر کے لیے آتے تھے تو اس دن سحری کے بعد نماز فجر کے لیے ایک شخص حضرت عمرو بن العاص ؓ کے مکان سے نکلا اس (خارجی حملہ آور) نے اس پر حملہ کیا اسکو قتل کر دیا بعد میں یہ پکڑا گیا اور پیش ہوا یہ جانباز قسم کے لوگ ہوتے ہیں جنہیں اپنی جان کی کوئی پروانہیں ہوتی بچ گئے تو بچ گئے، نہ بچ سکے مارے گئے تو مارے گئے، وہ اپنے بارے میں یہ طے کیے ہوئے تھے، اچھا وہ جب گرفتار ہوا اور پیش ہوا تو پوچھنے لگا کہ میں کس کے سامنے پیش ہوا ہوں۔ کیونکہ لوگوں کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھا اور حلیہ دیکھا تو یہ وہی (حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) تھے اس نے کہا کہ یہ مجھے کسی کے سامنے پیش کر رہے ہو انہوں نے کہا عمرو ابن العاص کے سامنے تو کہنے لگا اردت عمروا اور وہ جو مارا گیا وہ کون تھا۔ انھوں نے کہا وہ ''خارجہ'' تھا اس کا نام خارجہ ہے جسے تو نے مارا ہے تو ہوا یہ تھا کہ اُس دن حضرت عمرو بن العاص ؓ کی طبیعت ناساز تھی وہ نماز کے لیے نکلے ہی نہیں تھے انھوں نے گھر میں نماز پڑھی اور ان کے مکان سے جو آدمی نکلا اُسے یہ سمجھا کہ یہی ہیں تو حملہ کر دیا اور اس کو جان سے مار دیا، اُسے شہید کر دیا، وہ کہنے لگا اردت عمروا واللہ اراد خارجہ میں نے تو عمرو کا ارادہ کیا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ اللہ کا ارادہ یہ ہوا، کہ وہ ''خارجہ'' میرے ہاتھ سے مارا گیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تو ان کے ضربات آئیں وہ زخمی ہو گئے لیکن کسی کاری جگہ ضرب نہیں آئی، کولہے پر ضرب آئی اور زخمی ہو گئے تو وہ بال بال بچ گئے لیکن پھر علاج کیا گیا تو اللہ نے ان کو شفا دے دی۔

زہریلی تلوار :

حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا ہے یہ تلوار سے کیا ہے اور وہ تلوار بھی زہر میں ڈوبی ہوئی تھی ورنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دو ڈھائی دن حیات رہے ہیں اور بے ہوش نہیں رہے ہوش میں رہے ہیں، معلوم ہوا کوئی زخم اس قسم کا نہیں تھا جس سے وفات ہو جاتی بلکہ اس میں وہ زہر سرایت کر گیا تھا۔

طریقۂ واردات :

ان کا طریقہ یہی تھا زہر میں بجھا لیتے تھے بہت دفعہ۔ زہر اچھے اچھے قسم کے اُس زمانے میں ایجاد ہو چکے تھے، بہت پہلے سے چلے آرہے تھے تو جسے بھی مارنا چاہتے تھے ذرا سی نوک چبھو دیتے تھے۔ وہ مرجاتا تھا، بعد کے دور میں ایسے قصے پیش آئے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی وفات :

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی شہادت بھی اس طرح سے ہوئی تھی۔ حج کے دوران اُن کے پاؤں میں کسی نے نیزہ مارا اور وہ نیزہ زہر میں بجھا ہوا تھا تو اُسی سے ان کی وفات ہوگئی تو اس طرح سے یہ اُن کے طریقے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جو چوٹ لگی وہ سر مبارک پر لگی اور اُنھیں پتا تھا اس طرح ہوگا اور وہ بتلایا کرتے تھے۔ ایک صحابی ہیں حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ وہ عالم تھے یہودیوں کے بھی پورے عالم تھے اور بعد میں اسلام میں بھی عالم بنے۔ اُنھوں نے منع کیا کہ آپ مدینہ سے تشریف نہ لے جائیں آپ یہیں رہیں دار الخلافہ یہیں بنائیں اور وہاں یہ نقصان ہوسکتا ہے فلاں کی جان کا نقصان ہوسکتا ہے تو انھوں نے فرمایا مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے کہ تمھاری موت اُس وقت ہوگی کہ جب یہ حصہ تمہارے اس حصہ کو رنگ دے گا، مطلب یہ ہے کہ میرے سر سے خون بہے گا اور وہ یہاں تک آئے گا تو پھر میرا انتقال ہوگا۔ اسی طرح سے ہوگا، شہادت ہی کے ساتھ ہوگا تو یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلا رکھا تھا اور جب آپ نے بتلا دیا تو وہ ہونے والی چیز ہے ہی وہ رکے گی نہیں اور غالباً ''عراق'' کا لفظ بھی اس میں ذکر کیا گیا، بعض کلمات اس طرح کے ملتے ہیں۔

دار الخلافہ کوفہ اور اس کی حکمت :

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جو جنگی مصلحتیں تھیں جنگی نقطہ نظر سے کہ جو جگہ ہیڈ کوارٹر بن سکتی تھی وہ اُن کی نظر میں کوفہ بن سکتی تھی اور ہوا اس طرح سے، کوفہ عراق کا ایک شہر ہے اور آپ اندازہ کریں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ کو مستقر بنایا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے شام میں دمشق کو بنایا اور اُن کا (اموی) دور ختم ہوا اور بنو عباس کا دور شروع ہوا تو وہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ والی جگہ پر آگئے یعنی عراق میں انھوں نے بغداد کو دار الخلافہ بنالیا جو چلتا رہا صدیوں تک تو معلوم یہ ہوا کہ جنگی نقطہ نظر سے دُشمن سے ہر طرف سے فاصلہ ایک جیسا ہو اور ہر طرف سے خبریں بھی پہنچ سکتی ہوں، مدد بھی بھیجی جاسکتی ہو، دشمن سے دار الخلافہ کا فاصلہ بھی ذرا زیادہ ہو جائے یہ بہتر رہا ہے اور اس پر سب مجبور ہوئے ہیں کیونکہ بعد میں کسی نے بھی مدینہ منورہ کو دار الخلافہ نہیں بنایا اور آج تک بھی یہی شکل چلی آرہی ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں تھے تو

(باقی صفحہ ۵۴)

جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے جنرل سیکرٹری اور قلات سے قومی اسمبلی کے ممبر مولانا صدیق شاہ صاحب عارضہ قلب کی وجہ سے ۲۰؍مارچ کو وفات پا گئے ۔انا للہ وانا الیہ راجعون ۔مرحوم جمعیت کے بلوچستان میں بہت سرگرم قائدین میں سے تھے ۔جماعت کے مشن کو انتھک محنت کر کے اپنی ذاتی کوششوں سے گھر گھر پہنچایا اور جماعت کے ٹکٹ پر الیکشن لڑتے ہوئے قلات کے بڑے بڑے نوابوں کو ڈھیر کر دیا۔اللہ تعالیٰ مرحوم کی دینی اور جہادی خدمات کو قبول فرما کر آخرت میں اپنے شایانِ شان اجر عطا فرمائے ،ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب ہو اور ان کی وفات سے جماعت میں پیدا ہونے والے خلا کو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے جلد پُر فرمائے ۔آمین ۔

جملہ مرحومین کے لیے جامعہ مدنیہ جدید اور خانقاہ حامدیہ میں ایصال ثواب اور دعاء مغفرت کرائی گئی اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں ۔

☆

بقیہ : درس حدیث

اُنھیں وہاں پر شہید کیا گیا ،یہ واقعات ہوئے تو اس کے بعد لوگوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور تاریخ میں آتا ہے کہ کانوا اطوع للحسن من ابیہ لوگوں میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اطاعت کا جذبہ زیادہ تھا بہ نسبت اس کے کہ اُن کے والد کی اطاعت کریں یعنی بہت زیادہ اطاعت کرتے تھے ۔باقی چیزیں انشاء اللہ پھر عرض کروں گا اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا فضل فرمائے اور رحم فرمائے ۔

قارئین انوارِ مدینہ کی خدمت میں اپیل

ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ممبر حضرات جن کو مستقل طور پر رسالہ ارسال کیا جارہا ہے لیکن عرصہ سے اُن کے واجبات موصول نہیں ہوئے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ انوارِ مدینہ ایک دینی رسالہ ہے جو ایک دینی ادارہ سے وابستہ ہے اس کا فائدہ طرفین کا فائدہ ہے اور اس کا نقصان طرفین کا نقصان ہے اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کی سرپرستی فرماتے ہُوئے اپنا چندہ بھی ارسال فرمادیں اور دیگر احباب کو بھی اس کی خریداری کی طرف متوجہ فرمائیں تا کہ جہاں اس سے ادارہ کو فائدہ ہو وہاں آپ کے لیے بھی صدقہ جاریہ بن سکے ۔(ادارہ)